

## حضرت فاطمہ زہرا(سلام اللہ علیہا) کا مختصر تعارف

<?xml encoding="UTF-8?">

شہزادی کائنات حضرت فاطمہ زہرا(سلام اللہ علیہا) حضرت محمد مصطفیٰ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جناب خدیجہ(علیہا السلام) بنت خویلد کی بیٹی تھیں۔

آپ نے تاریخ بشریت کے سب سے زیادہ عظیم المرتبت والدین کی اغوش میں انکھ کھولی نیز جس طرح آپ کے والدگرمی نے تاریخ کا رخ موڑا ہے اور چند سال کے اندر ہی جس طرح انسانیت کو جس برق رفتاری سے راہ ترقی پر گامزن فرما دیا اسکی مثال دنیا ئے بشریت میں کہیں نظر نہیں آتی ہے اسی طرح اہل تاریخ نے آپ کی والدہ گرامی جیسی جری دل اور بے لوث کسی دوسری خاتون کا تذکرہ بھی نہیں کیا جنہوں نے نور ہدایت کے بدلہ اپنے عظیم الشان شوہر نامدار کے قدموں پر اپنی ساری دولت نچھاور کردی۔ ایسے عظیم المرتبت والدین کی شفقت و محبت کے زیر سایہ جناب فاطمہ زہرا(سلام اللہ علیہا) نے سفر زندگی کے زینے طے کرنا شروع کئے اور انہیں کی اغوش میں پروان چڑھیں اور ایسے گھر میں پرورش پائی جو آپ کے والد گرامی کی شفقتوں اور مہربانیوں سے معمور تھا جبکہ ان کے کاندھوں پر نبوت کا ایسا بار گراں تھا جس کو برداشت کر لینا پہاڑوں کے بس کی بات بھی نہ تھی، آپ جہاں کہیں تشریف لے جاتے قریش اور ان کے بچے یا نوکر چاکر ہر جگہ آپ کی گھات لگائے ہوئے دکھائی دیتے، جناب فاطمہ زہرا(سلام اللہ علیہا) نے اپنی کمسنی کے باوجود تمام باتوں کا مشاہدہ فرماتی تھیں، نیز آپ نے ان کمر شکن مصائب و الام کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے اپنی والدہ گرامی کا ہاتھ بٹاتی رہیں اور آپ کے اوپر جو سنگین مصیبت بھی پڑی آپ اس کا مقابلہ کرتی رہیں اس کے ساتھ آپ کو اذیت و ازار اور ظلم و بربریت کی اس وادی پُر خار سے گذرنا پڑا جس نے ابتدائی مسلمانوں کا جینا دوبھر کر رکھا تھا۔ شہزادی کائنات(علیہا السلام) نے اپنی کمسنی سے ہی تبلیغ رسالت کی آزمائشوں میں زندگی کا آغاز کیا حتی کہ اپنے والد اور والدہ گرامی نیز دوسرے بنی ہاشم کے ساتھ شعب ابوطالب میں اقتصادی اور سماجی محاصرہ کو بھی دیکھا جب کہ محاصرہ کی شروعات میں آپ کی عمر دو سال سے زیادہ نہیں تھی۔

تین سال تک جاری رہنے والا یہ تلخ محاصرہ اٹھا ہی تھا کہ آپ کی شفیق والدہ گرامی اور آپ کے بابا کے مہربان چچا جناب ابوطالب(علیہم السلام) کی وفات ہو گئی۔ اس وقت آپ کی عمر چھ سال بھی نہیں ہوئی تھی آپ ان مشکلات اور الآم و مصائب میں اپنے والد گرامی کو تسلی دیتی تھیں اور ان کی تنہائی میں ایک مونس غم ہونے کے ساتھ ساتھ قریش کی ایذا رسانیوں کو برداشت کرنے میں ہر طرح سے رسالت کی شریک کار تھیں۔

آٹھ سال کی عمر میں حضرت علی(علیہ السلام) اور(فاطمہ نام کی) بنی ہاشم کی محترم خواتین(جنہیں فواطم کہا جاتا ہے) کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور جب تک حضرت علی(علیہ السلام) کے ساتھ آپ کی شادی نہ ہوگئی آپ اپنے والد گرامی کے ساتھ رہیں اور شادی کے بعد اس گھر کی بنیاد رکھی جو پیغمبر اسلام(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر کے بعد عالم اسلام کا سب سے بلند و بالا اور عظیم گھر تھا اور بعد میں یہی گھر رسول اللہ کی پاک و پاکیزہ اور طیب و طاہر ذریت اور خداوند عالم کی طرف سے عترت پیغمبر(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو عطا ہونے والے کوثر(نسل) کے لئے ایک صدف پُر گھر میں تبدیل ہوگیا۔

شہزادی دو عالم(سلام اللہ علیہا) نے تاریخ اسلام کے مشکل ترین دور میں ایک نمونہ عمل بیوی اور ایک عالی مرتبت ماں کا بہترین کردار پیش کیا جس میں اسلامی تاریخ قدیم اور بوسیدہ رسم و رواج اور جاہلیت زدہ

انسانیت کے درمیان مستقبل کے لئے اعلیٰ اور دائمی منصوبے تیار کر رہی تھی ایسی جاہلیت جس میں عورت کی انسانیت ہی زیر سوال تھی اور جس میں ہیٹی کی اوقات ذلت و خواری کے بدنما داغ سے زیادہ کچھ نہ تھی اس میں شہزادی کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو رسالت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ کی لخت جگر اور دین الہی کی اکلوتی ہیٹی تھیں کے کاندھوں پر یہ ذمہ داری تھی کہ آپ اپنے انفرادی، سماجی اور گھر یلو کردار سے ایک ایسا مجسم نمونہ عمل پیش کردیں جس میں رسالت کی تمام قدریں ایک ہی جگہ سمٹی ہوئی ہوں۔

چنانچہ آپ نے عالم انسانیت کے سامنے یہ ثابت کر دکھا یا کہ ایک خاتون ہونے کے باوجود ہر لحاظ سے ایک کامل شخصیت ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خالقیت اور اس کے کرشمہ قدرت کی ایت کبریٰ بھی ہیں کیونکہ اسی نے جناب فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کو بے حد عظمت و جلالت اور نورانیت سے نوازا ہے۔

آپ حضرت علی (علیہ السلام) کی زوجہ اور اہل جنت کے سید و سردار فرزندان رسول مختار یعنی دو عظیم المنزلت ائمہ، امام حسن (علیہ السلام) اور امام حسین (علیہ السلام) نیز جناب زینب و ام کلثوم جیسی مجاہد و صابرہ ہیٹیوں کی والدہ گرامی بھی ہیں جب کہ آپ کے والد گرامی کی وفات کے بعد آپ کے گھر اور بیت وحی و رسالت کی حرمت کی پامالی کے وقت آپ کے آخری فرزند جناب محسن (علیہ السلام) نے آپ کے شکم میں ہی شہادت پائی اور اسی طرح آپ نے والد بزرگوار کی وفات کے بعد اس مجاہدہ و شہیدہ مانے رسالت الہیہ کی حفاظت اور امت کو انحراف و گمراہی سے بچانے کے لئے راہ خدامیں سب سے پہلے قربانی پیش فرمائی ہے۔

شہزادی کائنات (علیہا السلام) نے سخت ترین حالات میں قدم قدم پر آپ کے والد گرامی اور شوہر نامدار کا ہاتھ بٹایا اور حد درجہ سعی و کوشش اور جہد مسلسل اور زبان و بیان کے ذریعہ اسلام کی نصرت و امداد فرمائی خاص طور سے اہل بیت رسالت (علیہم السلام) کی تربیت میں ایک مثالی کردار پیش کیا جنہیں پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آپ کے بعد اسلام کی نصرت و حمایت کا فریضہ سپرد فرمایا تھا۔

بالآخر اس تلخ ترین جہاد کے بعد آپ ہی سب سے پہلے انحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ملحق ہوئیں مگر اس عرصہ میں مشرکین اور منافقین کی خود سری اور بربریت کے خلاف مختلف مورچوں پر جہاد کی صفوں کو منظم کر دیا اور ان کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئیں اور جس طرح منحرفین کا مقابلہ کرنے میاں کا منفرد مقام ہے اسی طرح عورتوں کی تہذیب و تمدن کی بنیاد ڈالنے میں بھی آپ کا اپنا ایک نمایاں مقام و مرتبہ ہے اور سچ تو یہی ہے کہ آپ جہاد و شجاعت، صبر و شہادت اور ایثار و قربانی کی حقیقی علمبردار ہیں کیونکہ کہ اپنی مختصر سی عمر میں ہی آپ نے ان تمام میدانوں میں بڑے بڑے نامور اور مایہ ناز لوگوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

لہذا آپ کی مقدس و مطہر بارگاہ میں ہدیہ اسلام پیش ہے اس دن، جب آپ دنیا میں تشریف لائیں، جب جام شہادت نوش فرمایا اور جس دن زندہ اٹھائی جائیں گی اور عظمت و جلالت، شرف و منزلت اور کرامت و بزرگی کاہر جامہ آپ کے زیب تن ہوگا۔